QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

سیرت نگاری میں عزۃ دروزہ کا منہج

(سیرۃ الرسول صور مقتبسة من القرآن الكريم کا تحقیقی و تحلیلی مطالعہ)

The Method Of Izzat Darwazah In The SĪRah Writing (An Analytical And Investigative Study Of SĪRat-Al-Rasul SŪWar MuqtĀBisah Min Al Qur'an Al-Karim)

Dr. Asifa Aslam
Worked sa CEO at Study and Research Institute, Faisalabad.
Email: asifakiran7@gmail.com

When the Jews and Christians established their religious, political, scientific and literary superiority over the Muslim nations, they considered it necessary to crush the Muslims not only political but also scientifically and culturally in order to maintain their dominance so that they could never come up against them. For this purpose, the resorted many political, educational, social, cultural and literary movements. One of them is an Orientalist Movement which was trying to eradicate the Muslims from the beginning of Islam. During this colonial period, the Orientalist Movement accelerated its activities and adopted various methods to alienate the Muslims from Islamic sciences and the Sīrah of Prophet Muhammad. On the one hand, The Orientalists claimed to impartial and publicity the good character and ethics of Holy Prophet, But on the other hand, in the guise of research, they began to poison in the minds of Muslims and wrote such literature about the Prophet Muhammad that raised doubts and suspicious in the minds of Muslims. To respond to slander of these people, Many Sīrah writers adopted various methods. One of them is to present the Sīrah of Prophet by extracting the details from Qur'an. This research paper aims to present the analytical study of "Sīrat-al-Rasul Suwar Muqtabisah min al-Qur'an al-Karim" of famous Sīrah writer Izzat Darwazah who attempted to portray the life of Prophet Muhammad by extracting details from Qur'an. An analytical and investigative study of book concludes that all the aspects of the life of Holy Prophet has been illustrated as recorded in the Qur'an and the author gained his goals through the application of his method.

Keywords: Sīrah Writing, Qur'anic Sīrah Writing, Various Trends of Qur'an Sīrah Writing, Izzat Darwazah, Sīrat-al-Rasul Suwar Muqtabisah min al-Qur'an al-Karim

DOAJ OPEN GLOBAL TRUSTED
Academic Resource Index ResearchBib
Journament
CiteFactor Academic Scientific Journals
اشاریہ اردو جرائد
Eoi Electronic Object Identifier
I2OR
Cosmos

تمہید:

اصلاح تحریک ونشاۃ ثانیہ کے بعد جب یہود و نصاریٰ نے مسلم اقوام پر اپنی مذہبی، سیاسی، تہذیبی، علمی و ادبی برتری قائم کرلی تو انھوں نے اپنے اس تسلط کو قائم رکھنے کے لیے ضروری گردانا کہ مسلمانوں کو سیاسی طور پر کچلنے کے ساتھ ساتھ علمی و تہذیبی لحاظ سے بھی کچل ڈالنا ضروری ہے تاکہ وہ کبھی دوبارہ ان کے مدمقابل نہ آسکیں۔ اپنے اس مقصد کے حصول کے لیے انھوں نے نہ صرف طاقت کا استعمال کیا بلکہ علمی و ادبی اور تہذیبی و ثقافتی تحریکوں کا بھی سہارا لیا۔ تحریک استشراق جو ابتدائے اسلام سے مسلمانوں کے وجود کو مٹانے کے درپے تھی۔ اس نوآبادیاتی عرصے کے دوران اس کی سرگرمیوں میں وسعت اور تیزی آگئی اور اس نے دیگر علوم اسلامیہ کی طرح سیرت الرسول ﷺ سے مسلمانوں کو بیگانہ کرنے کی کوشش کی۔ نوآبادیاتی تسلط کے دوران استشراقیت نے ایک طرف غیر جانبدار ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے آپ ﷺ کے حُسن اخلاق و کردار کا پرچار کیا تو دوسری طرف تحقیق کی مٹھاس کی صورت میں مسلمانوں کے ذہنوں میں زہر گھولنا شروع کر دیا اور آپ ﷺ کے اخلاق و کردار کے متعلق ایسی باتیں لکھنا شروع کیں جن سے مسلمانوں کے ذہنوں میں تشکیک و شبہات جنم لینے لگے۔ ان لوگوں کی ہرزہ رسانیوں کا جواب دینے کے لیے متعدد سیرت نگاروں نے متعدد مناہج واسالیب کو اپنایا۔ ان میں سے ایک قرآن سے سیرت کو اخذ کرکے پیش کرنے کا منہج ہے۔ عزۃ دروزہ نے اپنی کتاب "سیرۃ االرسول صور مقتبسة من القرآن الکریم" میں اسی منہج کو اپنایا ہے۔ چنانچہ اس مقالہ میں عزۃ دروزۃ کی کتاب کا تجزیہ پیش کیا جائے گا اور اس امر کا جائزہ لیا جائے گا کہ عزۃ دروزہ اپنی سعی میں کس حد تک کامیاب رہے۔

عزۃ دروزہ کی ولادت ۱۸۸۸ء میں فلسطین کے علاقے حلب کے ایک متوسط گھرانے میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے وطن حلب سے حاصل کی اور ۱۹۰۵ء میں محکمہ ٹیلی گراف سے ملازمت کا آغاز کیا۔ اس کے بعد آپ تحریک "الفتات" سے وابستہ ہو گئے اور اپنی وفات ۱۹۸۴ء تک عرب مسلم اتحاد اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے مختلف سماجی، سیاسی، علمی و ادبی سرگرمیاں سرانجام دیں اور کثیر تصنیفی سرمایہ چھوڑا۔[1]

تعارفِ کتاب:

زیر جائزہ عزۃ دروزہ کی یہ کتاب "سیرۃ الرسول صور مقتبسة من القرآن الکریم" دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے اور اسے مطبعۃ الاستقامۃ بالقاہرہ کی جانب سے ۱۹۴۸ء میں شائع کیا گیا ہے۔[*]

کتاب کا مقدمہ عزۃ دروزہ کا تحریر کردہ ہے جس میں کتاب لکھنے کے سبب، قدیم کتب سیرت، متوسط کتب سیرت اور محدثانہ طرز پر لکھی گئی کتب سیرت میں کمزور روایات کے موجود ہونے، قرآن پاک کی بنیاد پر سیرت لکھنے کے فائدے، کتاب کی فصول اور ان کے درمیان ربط جیسے نکات پر مختصر گفتگو کی گئی ہے نیز سیرت کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنے سے عاجز ہونے اور کثیر تعداد میں آیاتِ قرآنیہ نقل کرنے پر معذرت کی گئی ہے۔[2]

فصل "شخصیة النبی" میں آپ ﷺ کے قریشی و مکی نسل سے ہونے، بعثت سے قبل کی آپ ﷺ کی مذہبی زندگی، ازدواجی زندگی، اخلاقی صفات، مسلمانوں کے ساتھ تعلقات، کفار مکہ کے پیغمبروں کے بارے میں مافوق البشر ہستی کے تصور اور کفار مکہ کے آپ ﷺ کی بشریت پر اعتراضات کی مختلف آیات قرآنیہ سے وضاحت کی گئی ہے۔[3]

مکی عہد نبوی ﷺ میں پہلے تمہید باندھی گئی ہے جس میں دعوت اسلام کے دو مخاطبین اہل کتاب اور مشرکین بیان کیے گئے ہیں نیز قرآن کی مکی سورتوں کے اسالیب، خصوصیات، مضامین اور مکی سورتوں کی ترتیب نزولی پر مختصر گفتگو کی گئی ہے۔[4]

اس کے بعد عہد مکی کو دو فصول میں منقسم کیا گیا ہے۔ ان میں دعوت اسلام کے ابتدائی دور، روسائے مکہ کے نبی اکرم ﷺ کی دعوت اسلام کی مخالفت کے متعدد اسباب جیسے دعوت اسلام کے مزاج کا سرداران مکہ کے متکبرانہ مزاج سے مختلف ہونا، سرداری و امامت کے چھن جانے کا خوف، خاندانی و گروہی عصبیت، بتوں کی مخالفت، تکبر و حسد، آباؤ اجداد کی اندھی تقلید، امامت کعبہ کے چھن جانے کے باعث غربت کا خوف، کفارِ مکہ کے نبی کے بارے میں مافوق البشر ہستی کے تصور اور نبی اکرم ﷺ سے بار بار معجزات کے مطالبات، مکہ میں موجود اہل کتاب کے ساتھ عربوں کے تعلقات اور اہل کتاب کے دعوت اسلام کے بارے میں طرز عمل کو مختلف آیات قرآنیہ سے استدلال کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔[5]

اس کے بعد اہل کتاب کے متعلق آیات قرآنیہ کو چار عنوانات میں منقسم کیا گیا ہے۔ ان عنوانات میں قرآن کا اہلِ کتاب سے خطاب اور ان کو قبولِ اسلام کی دعوت، قرآن کے گذشتہ انبیاء کی تصدیق کرنے، قرآن اور دیگر کتب سماویہ کے بنیادی باتوں میں مشترک ہونے، یہودیوں کے عقائد میں انحرافات اور عیسائیوں کے حضرت عیسیٰ کے بارے میں مختلف عقائد کو زیر بحث لایا گیا ہے۔[6]

"مدنی عہد نبوی ﷺ" میں بھی پہلے تمہید باندھی گئی ہے جس میں قبل از ہجرت مدینہ میں اسلام کا تعارف، نبی اکرم ﷺ سے پہلے مدینہ پہنچنے والے مہاجرین، مدنی سیرت طیبہ کی ابتداء، مدنی سورتوں کے اسالیب، خصوصیات، موضوعات اور مدنی سورتوں کی نزول ترتیب پر گفتگو کی گئی ہے۔[7]

تمہید کے بعد عہدِ مدنی کو چھ فصول میں منقسم کیا گیا ہے جن میں مدینے میں اشاعتِ اِسلام کے مختلف مراحل، مدینے کے یہود و نصاریٰ، جہاد کی فرضیت اور مدینے میں قرآنی قانون سازی پر گفتگو کی گئی ہے۔

مدینہ منورہ میں اشاعتِ اِسلام کے مختلف مراحل، صلح حدیبیہ کے بعد اشاعتِ اِسلام کے تیزی سے ہونے اور مدنی دور میں مسلمانوں کے مختلف احوال پر آیات قرآنیہ کے تحت اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ اگرچہ مدینہ میں اسلام کی اشاعت ہجرت سے دو سال قبل خزرج کی ایک جماعت کے قبول اسلام سے ہوئی تھی اور جس وقت آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو اسلام تقریباً مدینے کے ہر گھر میں پہنچ گیا لیکن صلح حدیبیہ وہ واقعہ ہے جس کے بعد صحیح معنوں میں مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔[8]

قرآن کا بڑا حصہ یہودیوں کے تذکرے پر مشتمل ہونے، مدینے میں یہود کے مقام و حیثیت (عددی برتری، مالی ثروت، زرعی، صنعتی، تجارتی سرگرمیوں میں مہارت حاصل ہونے، اہل کتاب ہونے کے باعث مدینہ میں معلم و مرشد کا درجہ حاصل ہونے)، اسلام اور پیغمبر اسلام کی جانب سے انہیں دیے جانے والے مذہبی، سماجی، معاشی، سیاسی حقوق، یہودیوں کے مذہبی و نسلی تکبر کرتے ہوئے آپ ﷺ کی دعوتِ دین کی مخالفت کرنے، دعوتِ اسلام کے بارے میں یہودیوں کے مختلف طرزِ عمل جیسے اسلام کی دعوت کا اچھے طریقے سے استقبال نہ کرنے، صرف ملّتِ ابراہیمی کو حق پر ماننے اور بقیہ ادیان کا انکار کرنے، آپ ﷺ کے اہل عرب سے ہونے کے باعث آپ ﷺ کی نبوت کا انکار کرنے، تحویلِ قبلہ اور کعبہ کے بارے میں مباحثے، روزمرہ زندگی میں یہود کی مسلمانوں کے خلاف سازشیں، یہودیوں کی منافقین اور مشرکین کے ساتھ مل کر غزوات میں سازشیں، یہود کے ساتھ

مختلف غزوات جیسے غزوہ بنو قینقاع، بنو نضیر، غزوہ بنو مصطلق اور یہود کے عبرت ناک انجام کو مختلف آیاتِ قرآنیہ کے تحت موضوعِ بحث بنایا گیا ہے[9]

قرآن میں نصاری کا تذکرہ دو طرح سے ہونے، ایک قسم کی آیات کے نصاری کی ستائش پر مشتمل ہونے جب کہ دوسری قسم کی آیات کے نصاری کی مذمت پر مشتمل ہونے، حضرت عیسیٰ کے بعد عیسائیوں کی سیاسی و مذہبی حالت، ان کے درمیان تنازعات، ان کے شرک کو اختیار کرنے، حضرت عیسیٰ کے حواریوں کی خوبیوں، مسلمانوں کو حضرت عیسیٰ کے حواریوں جیسا طرزِ عمل اپنانے، دعوتِ اسلام کے سلسلے میں نصاریٰ کے مختلف موقف جیسے کچھ گروہوں کے اسلام قبول کرنے، کچھ لوگوں کے جنگ و جدل کرنے جب کہ کچھ لوگوں کے کنارہ کشی کے موقف کو اپنانے اور اس کے مختلف اسباب، نجران کے عیسائی وفد کے ساتھ مناظرے، مدینہ میں یہود کے برعکس عیسائیوں کے ساتھ کسی جنگ کی صورت حال پیش نہ آنے اور مدینہ کے باہر عیسائیوں کے ساتھ مختلف لڑائیوں جیسے بنو قضاعہ اور بنو کلب کے مسلمان تجار کے قافلوں پر حملے اور سریہ موتہ کو مختلف آیات قرآنیہ سے استدلال کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔[10]

سورۃ البقرہ کی آیات 8-16، 204-206، سورۃ النسآء کی آیات ۱۳۷-۱۳۸، سورۃ التوبہ کی آیات 56-57، 62-63، 67-68، 73- 77، 84-85، 97-98 اور سورۃ الحدید کی آیات 13-14 سے استدلال کرتے ہوئے منافقین کی مختلف صفات اور ہجرت مدینہ سے لے کر مسجد ضرار کے منہدم ہونے تک ان کے مختلف احوال کو بیان کیا گیا ہے جبکہ ان کی خفیہ ساز باز، مکر اور استہزا کی وضاحت سورۃ النساء کی آیات 60-61، سورۃ التوبۃ کی آیت 58، سورۃ المجادلہ کی آیات ۸-۱۰، سورۃ الاحزاب کی آیات 57-61، سورۃ النساء کی آیت 140، سورۃ التوبہ کی آیات 61، 64-65، 80، 97، 107-110 اور سورۃ المجادلہ کی آیات 14-16 کے ذریعے کی ہے۔[11]

جہاد کے بارے میں لکھا کہ مکی قرآن میں جہاد، دعوت الی الجہاد، اسلام اور مسلمانوں کا قوت سے دفاع کرنے سے متعلق کوئی آیت نہیں ہے۔ جہاد کے بارے میں وارد تمام قرآنی آیات خواہ تشریح پر مبنی ہوں یا دعوت پر یا وقائع جہاد پر وہ سب مدنی ہیں اور یہ طبعی امر ہے کیونکہ ہجرت سے قبل مسلمانوں کے پاس نہ قوت تھی نہ تعداد جس کی بنیاد پر وہ ظلم و جبر کے مقابلے کے لیے کھڑے ہوتے لیکن ہجرت کے بعد مسلمانوں کو قوت اور اسلام کو استحکام نصیب ہوا تو اس وقت ان مشرکینِ مکہ کے ظلم و عدوان کے مقابلے کے لیے اقدامات ہونے لگے جو لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے روکتے تھے اور کمزور مسلمانوں کو اذیت و آزمائش سے دوچار کرتے تھے۔[12]

عزۃ دروزہ نے قرآنی شریعت سازی کی پانچ اقسام، عبادت سے متعلقہ شریعت، سیاسی شریعت، اجتماعی شریعت، اقتصادی شریعت اور عائلی شریعت بیان کیں اور ان کے بارے میں لکھا کہ قرآنی تشریع (قانون سازی و اجراء احکام) کا آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ سے گہرا تعلق ہے۔ یہ ایک جہت سے مشکلات، معاملات اور پیش آمدہ مسائل کا حل بتاتی ہیں تو دوسری جہت سے دائمی قانون اور حکم کی تلقین کرتی ہیں اور یہ عہد مدنی اور اسلامی سوسائٹی کی کئی صورتوں پر مشتمل ہیں۔[13]

منہج واسلوب:

"سيرة الرسول صور مقتبسة من القرآن الكريم" میں واقعاتِ سیرت کے بیان میں قرآن کو بنیاد بنایا گیا ہے اور حتی الوسع سیرتِ طیبہ کے تمام پہلوؤں کو بیان کرنے کی سعی کی گئی ہے جیسا کہ اپنے اس انداز تالیف کے متعلق عزۃ دروزہ نے لکھا کہ

> فإنی بعدأن استقصيت ما فی القرآن الكريم من آيات مكية و مد نية متصلة بالسيرة النبوية الشريفة لعهديها المكی والمدنی و صنفتها فی مجموعات متناسبة أيقنت أن فی الإمكان كتابة فصول للسيرة إذالم تكن فی نسق تاريخنی مطرد، كالذی كتبت و تكتب به كتب السيرة، واذا الم تحتو أسماءً و أعلاماً وارَقاماًوتفصيلات مثلها فَإِنّهَا يمكن أن تعطينا صورًا صحيحة و قوية و مشرقة فيها أَشياٰء كثيرة جديدة[14]
>
> اپنی سابقہ تصنیف ("عصر النبی") کی تکمیل کے بعد سیرت رسول اکرم ﷺ کے متعلق مکی و مدنی آیات جمع کرنے کے بعد مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ سیرت نگاری کے روایتی مورخانہ اسلوب جس کے مطابق سیرت طیبہ مرتب ہو چکی ہے یا مرتب کی جا رہی ہے۔ اس سے ہٹ کر ایک نئے انداز (قرآن سے اخذ کر کے) سیرت طیبہ مرتب کی جاسکتی ہے اور یہ کتابِ سیرت، عام کتب سیرت کی طرح اسماء، شخصیات، اعداد اور تفصیلات پر مشتمل نہ ہو گی پس یہ ممکن ہو جائے گا کہ یہ ہمیں سیرت رسول ﷺ کی مستند، واضح اور روشن صورتیں مہیا کرے اور جس میں بہت سی چیزیں نئی ہوں۔

عزۃ دروزہ نے واقعاتِ سیرت کے بیان میں قرآن کو بنیاد بنایا ہے اور واقعاتِ سیرت کے متعلق جو کچھ قرآن میں مذکور ہے اس کو بطور دلیلِ اول و مقدم کے نقل کیا ہے۔ کتاب کی ہر فصل کی ہر مبحث میں اول تا آخر اس کی بھرپور مثالیں نظر آتی ہیں:

- نبی اکرم ﷺ کی گھریلو معیشت کے ضمن میں غزوۂ بنو مصطلق کے بعد مالی فراغت حاصل ہونے پر ازواجِ مطہرات کے گھریلو اخراجات میں اضافے کے مطالبے پر خدا کی طرف سے انھیں جو تنبیہ کی گئی اس کے متعلق سورۃ احزاب کی آیات ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا---وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا﴾[15] سے استدلال کرتے ہوئے لکھا کہ اس میں دو باتوں کی طرف توجہ مبذول کروانا تھا۔ اوّل: آپ ﷺ جس تنگ گزران سے وابستہ تھے وہ مالی قلت کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ یہ چیزیں آپ ﷺ کے منصب کے لائق نہیں تھی۔ دوم: ازواج مطہرات کو تنبیہ کے ذریعے ان کے واجبات اور ذمے داریوں کی طرف توجہ مبذول کروانی تھی کیونکہ انھوں نے نبی کریم کی زوجیت کا شرف حاصل کیا تھا۔ اس شرف نے انھیں خاص معیار پر پہنچا دیا اور وہ یہ تھا کہ وہ لوگوں کے لیے پیشوا بن گئی اور ان پر بڑے اخلاقی، معاشرتی، تعلیمی واجبات مقرر ہوئے جن کا تعلق مومنین و مومنات اور اہم نبوی اہداف سے تھا۔[16]

مندرجہ بالا مثال میں ازواجِ مطہرات کے گھریلو اخراجات میں اضافے کے مطالبے پر خدا کی طرف سے ان کو جو تنبیہ کی گئی اس پر آیتِ قرآنی کو دلیلِ اول و مقدم کے طور پر نقل کیا گیا ہے جبکہ واقعے کے دیگر تفصیلات جیسے آپ ﷺ کی گھریلو معیشت کے تنگ ہونے اور غزوۂ بنو مصطلق کے بعد مالی فراغت حاصل ہونے کی معلومات کتبِ سیرت سے اخذ کردہ ہیں۔

عزۃ دروزہ نے اپنی بحث کو تین بڑے حصوں فصل "شخصية النبي، " عهد السيرة النبوية المكى " اور " عهد السيرة النبوية المدنى " میں منقسم کیا ہے پھر ان کو مختلف ذیلی فصول میں منقسم کر کے آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا ہے۔ قرآن کی ترتیبِ نزولی پر لکھی گئی اس کتاب میں سیرتِ طیبہ کے تمام پہلوؤں کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس ضمن میں پہلے ہر عنوان سے متعلقہ بحث کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے پھر متعلقہ عنوان پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔

عزۃ دروزہ نے قرآن کے ساتھ ساتھ جن ثانوی مآخذ سے اخذ و استدلال کیا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں:

i۔ صحیح البخاری ii۔ صحیح مسلم iii۔ سیرت ابن ہشام

کتاب کے محاسن:

i. اگرچہ عزۃ دروزہ نے یہی کوشش کی ہے کہ قرآنی آیات کی روشنی میں سیرت کی بابت گفتگو کی جائے لیکن متعدد مقامات پر کتب حدیث و سیرت اور تفاسیر سے بھی روایات نقل کی گئی ہیں جیسا کہ انھوں نے لکھا کہ ہم ایک اور اہم نقطے کے حوالے سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ باوجود یہ کہ ہم نے سیرت، حدیث اور تفسیر کی کتابوں میں وارد روایاتِ سیرت کے عموماً صحت سے کم تر ہونے کے حوالے سے کلام کیا ہے لیکن ہم نے ان روایات کو یکسر نہیں چھوڑا بلکہ جو روایات قرآنِ مجید سے متعارض نہیں ان کو تشریح اور تفصیل کے طور پر اخذ کیا ہے کیونکہ اصل بنیاد تو قرآنِ مجید ہے۔[17]

ii. قرآن کو مقدم رکھنے کے ساتھ ساتھ کتبِ حدیث، کتبِ تفسیر، کتبِ اسبابِ نزول سے استفادہ جیسے اُمور کو ملحوظ رکھنا نہ صرف کتاب میں وسعت و جامعیت کا باعث ہے۔ بلکہ قاری کے لیے بیش بہا معلومات کا بھی ذریعہ ہے۔

iii. کتاب اُمت کے اجماعی موقف سے مطابق رکھتی ہے اور اس میں واقعات سیرت کے بیان میں قرآنی حقائق کو مدنظر رکھنے کے ساتھ اہلِ قرآن و منکرین کی مانند انکارِ حدیث سے اجتناب کیا گیا ہے اور حدیث سے استفادہ کو ناگزیر جانا گیا ہے۔ اس کی متعدد مثالیں کتاب میں موجود ہیں۔

- آپ ﷺ کی بعثت سے قبل عبادت کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے لکھا کہ سورۃ البقرہ کی آیت ۱۸۳ سے یہ اشارتاً معلوم ہوتا ہے کہ عرب روزے کو ایسے جانتے تھے جیسے کوئی دینی تعبدی عمل ہو۔ عرب یا آپ ﷺ روزہ رکھتے تھے۔ اس بارے میں قرآن میں کوئی وضاحت نہیں ملتی لیکن "صحیح البخاری" میں مذکور حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث "أن قريشا كانت تصوم يوم عاشوراء فى الجاهلية، وكان النبي يصوم ايضا"[18] "زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کے دن قریش روزہ رکھتے تھے اور نبی کریم بھی اس دن روزہ رکھتے تھے"، سے استدلال کیا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ بھی اہلِ قریش کی طرح یوم عاشورہ پر روزہ رکھا کرتے تھے۔[19]
- نبی اکرم ﷺ کے دعوتِ دین کے فریضے کو صدق و امانت کے ساتھ ادا کر دینے کے بارے میں سورۃ احقاف کی آیت ۸ اور سورۃ الشوریٰ کی آیت ۴۳ نقل کیں اور ان کی وضاحت حضرت عائشہؓ سے مروی اس حدیثِ مبارکہ سے کی ہے:

"أن النبي صلى الله لو كان كاتما بشي من وحي الله لكان آيات الاحزاب"[20]

"اگر نبی اکرم ﷺ وحی اللہ میں سے کوئی چیز چھپاتے تو سورۃ احزاب کی آیات چھپاتے۔"

مذکورہ بالا امثلہ عزۃ دروزہ کے کتب حدیث سے استفادے اور انکارِ حدیث سے اجتناب کی وضاحت کرتی ہیں۔

iv. عزۃ دروزہ نے کتاب کی ترتیب و تنظیم پر خصوصی توجہ مرکوز کی ہے اور فصول کو ایک ترتیب کے ساتھ آپس میں سلسلہ وار جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ اس ضمن میں عزۃ دروزہ رقم طراز ہیں:

"وهذه الفصول وان كانت تبد و مستقلا بعضها عن بعضٍ يتضمن كل فصل منها صورا خاصة للموضوع الّذى عقدله قد حرصنا على أن تكون فى اتصال بعضها ببعض مقسقة بحيت يمكن أن يتكون من مجموعهاسلسلة متصلة الحلفات"[21]

(کتاب کے) یہ فصول (جو ہم لکھ کر پیش کر رہے ہیں) اگرچہ بظاہر ایک دوسرے سے الگ ہیں اور ہر ایک اپنے موضوع کے متعلق تفصیل بیان کر رہا ہے لیکن ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ ان فصول میں باہمی ربط و ترتیب سے ایک زنجیر بنے جس کی کڑیاں آپس میں جڑی ہوں۔

عزۃ دروزہ کا مذکورہ بالا بیان کتاب کی ترتیب و تنظیم کی وضاحت کرتا ہے۔

اگرچہ عزۃ دروزہ کی یہ کتاب ضخیم و طویل ہے لیکن ضخامت کے باوجود زبان و بیان نہایت عمدہ ہے اور موضوعات کے انتخاب اور ترتیب میں نہایت سلیقہ پایا جاتا ہے۔ کتاب کی ان خوبیوں کے متعلق ڈاکٹر نثار احمد نے لکھا کہ کتاب اس لحاظ سے اسم با مسمیٰ ہے کہ مصنف نے بیان سیرت میں قرآن کریم سے بھرپور استفادہ کیا ہے اور موضوع سے انصاف کرتے ہوئے اس بات کو ملحوظ رکھا ہے کہ مباحث کے دوران اُمت کے مجموعی موقف کا احترام باقی رہے اور اجماعی آراء سے انحراف نہ کیا جائے۔ اس لحاظ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ عزۃ دروزہ کی کتاب سیرت قرآنیہ کے روایتی نقطہ نظر کی حامل قرآن سے ماخوذ سیرت نگاری کا عمدہ اور بہترین شاہکار ہے۔ اس زمانے میں جب ایک طرف برصغیر میں مولانا اجمل خاں کی کتاب "سیرت قرآنیہ" متجددانہ نقطہ نظر اختیار کرتے ہوئے سیرت نبوی کا نیا نقشہ پیش کر رہی تھی تو دوسری طرف اسی دور میں مصر اور مشرق وسطیٰ سے متصل ممالک میں عزۃ دروزہ کی کتاب سیرت قرآنیہ جمہور کے روایتی نقطہ نظر کی حامل قرآن سے ماخوذ سیرت نگاری کا ایک مناسب و معتدل نمونہ علمی دنیا کی زینت بن رہا تھا۔[22]

v. کتاب میں جہاں بہترین انداز میں آیاتِ قرآنیہ کی بنیاد پر سیرت کے تمام پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے وہیں مستشرقین کے اعتراضات کا رد بھی آیاتِ قرآنیہ سے اخذ کردہ دلائل کی بناء پر بہترین انداز میں کیا گیا ہے جیسے مستشرقین کے اعتراض نبی اکرم ﷺ کے قریشی و عربی النسل سے نہ ہونے کا رد کرتے ہوئے لکھا کہ قرآن پاک میں نبی اکرم ﷺ کے عربی و قریشی نسل سے ہونے کے متعدد دلائل موجود ہیں۔ ان میں سورۃ محمد کی آیتِ مبارکہ ﴿وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ۔۔۔﴾[23]، قرآن کا خطاب میں اہل عرب کو عموماً اور اہل مکہ کو خصوصاً، "انفسكم"، "منكم" اور "منهم" کے الفاظ سے مخاطب کرنا، قرآن کا آپ ﷺ کو اُمی کے لقب سے متصف کرنا اور اس وصف کا خاص طور پر غیر اہل کتاب یا عربوں کے لیے مختص ہونا، مکی قرآن میں قوم کے لفظ کا نبی کی طرف مضاف ہو کے آنا جیسے سورۃ الانعام کی آیت ۶۶، سورۃ الاحزاب کی آیت ۴۴، سورۃ ابراہیم کی آیت 4، سورۃ یوسف کی آیت 2، سورۃ مریم کی آیت 97 اور سورۃ الشعراء کی آیات 193-195 میں ہے۔[24]

- حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح پر مستشرقین کے اعتراضات کا رد اور اس واقعہ میں مذکور حکمت کو بیان کرتے ہوئے لکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے متبنی کی مطلقہ سے نکاح کرنا عربوں میں رائج اس تقلید کے خاتمے کے لیے تھا کہ لے پالک کی مطلقہ سے نکاح حرام ہے اور مومنوں سے اس حرج کو ہٹانا مقصود تھا کہ وہ اپنے لے پالکوں کی بیویوں سے نکاح نہیں کر سکتے۔ یہ رسم عرب میں بہت زور پکڑ چکی تھی۔ اس لیے اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اس عادت کو توڑ ڈالیں۔[25]
- یہودیوں کے انجام کے بارے میں مستشرقین کے بے جا اعتراضات کا رد کرتے ہوئے لکھا کہ بعض یہودی و مسیحی مستشرقین اور مصنفین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہود کو دی جانے والی پے در پے سزاؤں کو دیکھتے ہوئے یہ دعویٰ کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شروع سے ان کو سزا دینے کی نیت تھی اور آغاز سے ہی ان کے خلاف دینی عنصریت پر مبنی جنگ چھیڑ دی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یکبارگی ان کے خلاف اپنی نیت کو عملی جامہ نہیں پہنایا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کے مجموعے کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ ان مصنّفین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دینی، تجارتی اور اجتماعی حوالے سے کیے جانے والے معاہدوں کی خلاف ورزی، خون ریزی اور ان کے اموال کی حرص و طمع رکھنے کا الزام لگایا ہے۔ یہ الزامات ان لوگوں نے محض اپنے اغراض کے حصول، تعصب اور قرآن کی آیات کے عدم فہم کی وجہ سے لگائے ہیں۔ قرآن کی آیات قطعی حجتوں اور دلائل پر مشتمل ہیں جو ان کے الزامات کی قلعی کھول دیتے ہیں۔[26]

vi. عزۃ دروزہ نے کلمات قرآنی کے لغوی و اصطلاحی مفاہیم کی وضاحت کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے مدلولات اور مشتقات کے متعلق بھی مکمل رہنمائی فراہم کی ہے جیسے "وحی" کے لغوی و اصطلاحی مفہوم کے ساتھ ساتھ قرآن میں وارد اس کے استعمالات و مشتقات اور مختلف آیات قرآنیہ سے حاصل ہونے والے اس کے معانی آیات قرآنیہ کا اندراج کر کے بیان کیے ہیں۔[27]

vii. عزۃ دروزہ نے اپنی کتاب کو ترتیب دیتے ہوئے جہاں آیاتِ قرآنیہ کو مدلل و محققانہ انداز میں کثیر تعداد میں استعمال کیا ہے وہیں بے جا تفصیل اور طوالت سے گریز کرتے ہوئے اختصار سے بھی کام لینے کی کوشش کی ہے۔ عبارات صنعتِ ایجاز کی ایک بہترین مثال جلد ۲ صفحہ ۱۶۸ پر دیکھی جا سکتی ہے جہاں غزوہ تبوک کے طویل واقعہ کو چند سطور میں سمو دیا گیا ہے۔

کتاب محققانہ، مربوط و منظم، علمی و ادبی انداز، اعلیٰ اسلوب بیان اور عمدہ ترتیب کی بناء پر اعلیٰ حیثیت کی حامل ہے اور دوسروں کے لیے مثل کی حیثیت رکھتی ہے جیسا کہ ایس ایم زمان چشتی لکھتے ہیں:

> "اس ادعا کے ساتھ (قرآن کی روشنی میں سیرتِ طیبہ) پر قلم اُٹھایا جا سکتا ہے تو اس کے نقوش و خطوط کم و بیش وہی ہوں گے۔ جن پر محمد عزۃ دروزہ اور مولانا عبد الماجد دریابادی نے اپنی قابلِ قدر تصانیف پیش فرمائی ہیں اور قرآن کی روشنی میں سیرت کی تصویر کشی اِسی اُسلوب سے ممکن ہے جو ان کتابوں میں اپنایا گیا ہے۔"[28]

ایس ایم زمان چشتی کا مذکورہ بالا بیان عزۃ دروزہ کی کتاب کی خوبیوں کی عکاسی کرتا ہے اور اسے دوسری کُتبِ سیرت کے لیے مثل کی حیثیت قرار دیتا ہے۔

کتاب کے حوالے سے چند ملاحظات:

عزۃ دروزہ کی یہ کتاب "سیرۃالرسول صور متقسۃ من القرآن الکریم" اگرچہ سیرت قرآنیہ کی بہترین ترجمان اور متعدد خوبیوں کی حامل ہے تاہم کتاب کے تجزیاتی مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں چند ملاحظات بھی پائے جاتے ہیں:

i. عزۃ دروزہ نے متعدد مقامات پر کتب تفسیر، اسباب نزول اور سیرت سے بیانات کو پیش کیا ہے لیکن اس سلسلے میں نہ تو کسی حوالے کو درج کیا ہے اور نہ ہی کسی کتاب یا مصنف کو متعین کیا ہے۔ یہ انداز دونوں جلدوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کی ایک نمایاں مثال جلد ا صفحہ ۱۴۲ پر دیکھ سکتے ہیں جہاں دعوت اسلام کے شدید مخالفین کا تذکرہ کرتے ہوئے ابوجہل کے متعلق لکھا "والرویات تذکر أن ھذا الزعیم ھو المغیرۃ بن ہشام المخزومی الّذی عرف فی تاریخ الاسلام بأبی جھل بعد أن کان أبا الحکم"[29] روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ (اسلام کا شدید مخالف) یہ شخص مغیرہ بن ہشام مخزومی تھا جو تاریخ اسلام میں ابوجہل کے نام سے معروف ہے اس سے پہلے یہ اباالحکم کے نام سے جانا جاتا تھا۔ عزۃ دروزہ نے ان روایات کے ضمن میں نہ تو کسی مصنف اور کتاب کا کوئی حوالہ دیا اور ان کو متعین کیا ہے بس اتنا لکھا ہے کہ روایات سے معلوم ہوتا ہے جو کہ کافی نہیں ہے۔

نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کے تعلقات اور آدابِ مجلسِ نبوی کے بارے میں سورۃ الحجرات کی آیات 1-3 نقل کیں اور اس ضمن میں اسباب نزول کی مختلف روایات درج کرنے کے بعد لکھا ہے:

> **"و مہما یکن من ہذہ الروایات و ما تحتملہ من المناقشۃ فان ممالاشک فیہ أن الآیات نزلت بمناسبۃ بعض وقائع اقتضت الحکمۃ الربانیہ التنبیہ علی ما فیہا من ماخذ و تأدیب المسلمین فیہا۔"[30]**
>
> یہ روایات مناقشات پر مشتمل ہیں اور اس بات میں کوئی شک نہیں پایا جاتا کہ یہ آیات بعض واقعات کی مناسبت سے نازل ہوئیں جن کا آپ ﷺ نے حکمت ربانی کے تحت فیصلہ فرمایا اور ان میں مسلمانوں کو تادیب سکھائی گئی۔

ان روایات کا ذکر کرتے ہوئے بھی عزۃ دروزہ نے نہ تو کسی کتاب یا مصنف کو متعین کیا ہے اور نہ ہی کوئی حوالہ دیا ہے۔

ii. کتاب میں بعض مقامات پر آیات قرآنیہ نقل کرنے کے بعد ان پر طویل ترین بحثیں کی گئی ہیں جس کی وجہ سے بات کی تفہیم میں خاصی دشواری ہوتی ہے۔ اس کی ایک واضح مثال ہم جلد ا صفحہ ۱۴۔۱۵ پر دیکھ سکتے ہیں جہاں آپ ﷺ کی ولادت کے متعلق روایات پر طویل بحث کی گئی ہے۔[31]

iii. عزۃ دروزہ نے قرآنی حقائق کو مدنظر رکھنے کا اہتمام کیا ہے اور قرآنی آیات سے سیرت کے مختلف پہلو اخذ کر کے انھیں مربوط کر کے ایک مکمل منظر نامہ تشکیل دینے کی عمدہ سعی کی ہے البتہ متعدد مقامات پر یہ تشنگی محسوس ہوتی ہے کہ انھوں نے کتب حدیث وسیرت اور تفاسیر سے اقتباسات نقل کرنے کا اہتمام نہیں کیا ہے جیسے جلد ۲ صفحہ ۲۱۳۔۲۷۲ پر سورۃ الانفال سے جنگ بدر کا واقعہ پیش کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے چار صفحات میں جنگ بدر سے متعلق سورۃ الانفال کی مختلف آیات نقل کی ہیں پھر مختلف کتب سے مدد لیتے ہوئے صفحہ ۲۶۷۔۲۶۹ پر جنگ بدر کا پورا واقعہ اور اس کے نتائج واثرات بیان کیے ہیں لیکن

اس ضمن نہ تو کوئی حوالہ موجود ہے اور نہ ہی کوئی اقتباس تاہم اگر اقتباسات بھی نقل کیے جائے تو زیادہ بہتر ہوتا۔

iv. اسی طرح کتب تفاسیر سے استفادے کے ضمن میں یہ وضاحت نہیں ملتی کہ اُنھوں نے کن مختص تفاسیر کو بنیاد بنایا ہے اور یہ روایات تفسیر بالماثور سے لی گئی ہیں یا تفسیر بالرائے سے۔ کتبِ تفسیر سے استفادے میں اُن کا انداز یہ ہے کہ کسی متعین تفسیر یا مفسر کا نام بیان نہیں کرتے بلکہ صرف اتنا لکھتے ہیں کہ جمہور مفسرین یا مفسرین کے مطابق اس سے مراد یہ ہے۔ کتاب کے دونوں حصوں میں اس کی متعدد مثالیں دیکھی جاسکتی ہیں:

سورۃ البقرہ کی آیات ﴿قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا ---وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ﴾[32] کے متعلق لکھا کہ مفسرین کی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ آیات نبی کریم اور کچھ یہودیوں کے درمیان حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے جو گفتگو ہوئی اس کے متعلق نازل ہوئیں۔ یہود نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ پر وحی کون سا فرشتہ لے کر آتا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا جبرائیل تو یہود کہنے لگے جبرائیل تو ہمارا دشمن ہے نیز یہ بھی مذکور ہے کہ یہ آیات اس گفتگو کی مناسبت سے نازل ہوئیں جو حضرت عمر بن خطاب اور بعض یہود کے درمیان ہوئی۔ جس میں یہود نے کہا جبرائیل اور میکائیل دونوں ہمارے دشمن ہیں۔[33]

مذکورہ بالا مثال سے یہ واضح ہوا کہ عزۃ دروزہ نے کتب تفسیر کی طرف مراجعت کی ہے البتہ ان سے اخذ کردہ اقتباسات کے حوالہ جات نقل کرنے میں تساہل کیا ہے۔

v. کتاب میں چند ایک مقامات پر عزۃ دروزہ نے جمہور علماء سے اختلاف کرتے ہوئے بعض روایات کو ضعیف قرار دیا ہے اور ان روایات کے متعلق لکھا کہ یہ موضوع سے مناسبت نہیں رکھتیں جیسے جلد ۲ صفحہ ۲۰۱ پر سورۃ توبہ کی آیات ۶۴۔۶۵ کے نزول کے متعلق نازل ہونے والی روایت کے متعلق لکھا کہ روایات میں ہے کہ یہ منافقین کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئیں جو غزوہ تبوک سے واپسی پر آپ ﷺ کی سواری کی تاک کھا کر بیٹھے گئے تھے تاکہ آپ ﷺ سواری کو گرادیں لیکن اللہ نے آپ ﷺ کو اس سازش سے آگاہ کر دیا اور آپ ﷺ نے منافقین سے استفسار فرمایا تو وہ مکر گئے اور آنحضرت ﷺ سے معافی مانگ لی۔ اس کے بعد اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے عزۃ دروزہ نے لکھا ہے کہ غور سے دیکھا جائے تو یہ روایت ان آیات کی روح، مضمون اور سیاق وسباق سے مطابقت نہیں رکھتی۔[34]

اس روایت کا تحقیقی جائزہ لیا جائے تو یہ بات عیاں ہوئی ہے کہ یہ روایت ضعیف نہیں ہے اور موضوع سے بھی مناسبت رکھتی ہے نیز علماء کی اکثریت نے مذکورہ آیات کے شانِ نزول کے ضمن میں اس کو نقل کیا ہے۔ علامہ بغوی نے اپنی تفسیر "معالم التنزیل" جلد ۲ صفحہ ۳۶۵ پر، علامہ الواحدی نے اپنی کتاب "اسباب نزول للواحدی" میں صفحہ ۲۵۹ پر مذکورہ آیات کے شانِ نزول میں اس کو نقل کیا ہے اور یہ روایت مسند احمد میں جلد ۳۹ صفحہ ۲۱۰ پر بھی موجود ہے اوراس میں اس کا نمبر ۲۳۷۹۲ ہے۔ مسند احمد کے محققین شیخ شعیب ارناؤط اور ان کے رفقاء نے مسند احمد کی جلد ۳۹ صفحہ ۲۱۱ پر اس روایت کے متعلق لکھا کہ: "اسناد قوی علی شرط مسلم"[35] اس حدیث کی سند مضبوط ہے امام مسلم کی شرط پر۔

vi. کتاب میں بعض آیات کو متعدد مقامات پر بار بار نقل کیا گیا ہے جو کہ تکرار کا باعث ہے۔ اس کے علاوہ واقعاتِ سیرت کے حوالے سے متعلقہ آیات و سورت کے متعلقہ اقتباسات کی بجائے پوری آیت یا تمام آیات نقل کی گئی ہیں جو کہ طوالت اور ضخامت کا باعث ہے جیسا کہ عبد الماجد دریابادی نے لکھا ہے:

"ضخامت کی ایک وجہ یہی بھی ہے کہ مصنف نے آیات متعلقہ صرف بقدر ضرورت نہیں بلکہ پوری

پوری نقل کر دی ہیں۔"[36]

مولانا عبد الماجد دریابادی کا مذکورہ بالا بیان عزۃ دروزہ کی کتابِ سیرت کی وضاحت اور اس میں آیات کی کثرت و تکرار کی عکاسی کرتا ہے۔

vii. عزۃ دروزہ ہر موضوع کی ابتداء میں اس کا خلاصہ درج کرتے ہیں اور اس میں موضوع کے تحت بیان ہونے والے عنوانات کو یکجا کر کے بیان کرتے ہیں جس سے قاری کے لیے سہولت میسر ہوتی ہے لیکن بحث شروع کرنے کے بعد موضوع کو لگاتار لکھتے جاتے ہیں۔ ایک ایک عنوان واضح کر کے نہیں لکھتے۔ جس کی وجہ سے قاری کو اُلجھن، ذہنی انتشار اور خلط مباحث کا سامنا رہتا ہے۔ اس کی ایک مثال ہم جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ سے شروع ہونے والے عنوان "مبحث رابع و قائع التشکیل بالیھود و بعا عثھا و نتائجھا" میں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ مبحث ۲۵ صفحات کو محیط ہے اور اس میں متعدد ذیلی عنوانات شامل ہیں لیکن کسی بھی عنوان کو الگ سے واضح کر کے نہیں لکھا گیا۔

عصرِ حاضر کے محقق و سکالر ڈاکٹر فاروق حمادہ نے اپنی کتاب "مصادر السیرۃ النبویۃ و تقویمھا" میں مصادر سیرت پر گفتگو کرنے کے ساتھ ساتھ چند کتب سیرت پر مختصر نقد و تبصرہ بھی کیا ہے۔ ان کتب میں سے ایک کتاب عزۃ دروزہ کی "سیرۃ الرسول صور مقتبسۃ من القرآن الکریم" ہے۔ ڈاکٹر فاروق حمادہ نے اس کتاب پر جو نقد و تبصرہ کیا ہے۔ اس کو مختصر یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

i. ڈاکٹر فاروق حمادہ نے اس کتاب کو سیرت قرآنیہ کے میدان میں سنگ میل کی حامل قرار دیا اور عزۃ دروزہ کے منہج و اسلوب اور طرز استدلال کی بھرپور ستائش کی ہے۔ اس کے بعد عزۃ دروزہ نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں جو ابتدائی کتب سیرت میں کمزور و تناقض روایات کے پائے جانے اور کتبِ سیرت کے تاخیر سے مرتب ہونے پر تحفظات و خدشات کا اظہار کیا ہے۔ ڈاکٹر فاروق حمادہ نے عزۃ دروزہ کی اس رائے سے اختلاف کیا اور اس کو غیر مستحسن قرار دیتے ہوئے لکھا کہ میرا خیال ان (عزۃ دوزہ) کی یہ بات مسلم نہیں بلکہ سیرت کی کتابوں میں یا ان کتب میں جو سیرت کے کسی پہلو پر لکھی گئی ہیں۔ ان کا گہرائی کے ساتھ یا علمی و تحقیقی منہج کے ساتھ مطالعہ کرنے والا عزۃ دروزہ کے اس کلام کی مخالفت کرے گا۔ میرا خیال ہے کہ اُنھوں نے یہ کلام اس لیے کیا ہے کہ انھیں سنت کی صحیح تاریخ معلوم نہیں یا پھر اس باغ میں نصوص سے متعلق اسی درخت کے افکار پیش کیے ہیں جس کے بیج طہ حسین نے پھینکے تھے۔[37]

ii. عزۃ دروزہ کے اپنی اس کتاب میں کتب حدیث و سیرت اور تفاسیر سے کم استدلال کرنے اور کتاب میں متعدد مقامات پر ان کتب سے اخذ کردہ تفصیلات کے اقتباسات اور حوالہ جات کے نہ ہونے اور چند مقامات پر بعض روایات کے ضمن جمہور سے اختلاف کرتے ہوئے اپنا موقف پیش کرنے پر ڈاکٹر فاروق حمادہ نے انھیں ہدف تنقید بنائے ہوئے لکھا کہ میرا خیال یہ ہے کہ وہ بالعموم تمام احادیث کو ضعف میں برابر سمجھتے ہیں اور صرف ان روایات پر اعتماد کرتے ہیں جو ان کی فکر و نظر اور استنباط کے مطابق ہوا[38] حالانکہ عزۃ دروزہ نے مقدمہ میں اس بات کی بھی وضاحت کی ہے انھوں نے صرف انہی روایات کو بطور تشریح و تفسیر کے استعمال کیا ہے جو قرآن سے مطابقت رکھتی ہے۔

iii. کتاب کا ایک سبب تالیف عزۃ دروزہ نے مستشرقین کے اعتراضات کا رد کرنا بیان کیا ہے۔ اس لیے عزۃ دروزہ نے متعدد مقامات پر مستشرقین نے سیرت النبی ﷺ پر جو اعتراضات کیے ان کا رد آیات قرآنیہ سے دلائل دے کر کیا ہے۔ ڈاکٹر فاروق حمادہ نے مستشرقین کے اعتراضات کے رد کو ایک الگ موضوع خیال کرتے ہوئے لکھا کہ دروزہ صاحب نے مستشرقین کو طویل

مناقشات کے ساتھ خاص کیا ہے لیکن اگر وہ اس کو کسی اور مستقل کتاب کے لیے چھوڑتے تو اچھا ہوتا جیسا کہ ان کے بعد کے کچھ حضرات نے کیا ہے۔[39]

مذکورہ بالا رائے نقل کرنے کے بعد عزۃ دروزہ کی کتاب کی ستائش کرتے ہوئے فاروق حمادہ لکھتے ہیں:

”وإن ملاحظاتي هذه لا تغض من أهمية كتابه بل إنى اؤكدأنه عرض فيه لمحات ذكية و استنباطات موفقة من خلال النص قر آنى الكريم وموكماقلت خطوة هامة فى طريق كتابة السيره النبوية الشريفة“[40]

واضح ہو کہ میرے یہ ملاحظات ان کی کتاب کی اہمیت کو کم نہیں کرتے بلکہ میں تاکید کے ساتھ کہتا ہوں کہ انھوں نے وقت کا بہترین استعمال کیا ہے اور نص قرآنی سے بالتوفیق استنباطات کیے ہیں اور یہ سیرت نبوی ﷺ کے حوالے سے ایک اہم قدم ہے۔

ڈاکٹر فاروق حمادہ کا مذکورہ بالا بیان عزۃ دروزہ کی اس کتاب کے لیے پسندیدگی اور ستائش کا مظہر ہے۔

خلاصہ بحث:

اصلاح تحریک و نشاۃ ثانیہ کے بعد جب یہود و نصاریٰ نے مسلم اقوام پر اپنی مذہبی، سیاسی، تہذیبی، علمی و ادبی برتری قائم کرلی تو انھوں نے اپنے اس تسلط کو قائم رکھنے کے لیے ضروری گردانا کہ مسلمانوں کو سیاسی طور پر کچلنے کے ساتھ ساتھ علمی و تہذیبی لحاظ سے بھی کچل ڈالنا ضروری ہے تاکہ وہ کبھی دوبارہ ان کے مدمقابل نہ آسکیں۔ اپنے اس مقصد کے حصول کے لیے انھوں نے نہ صرف طاقت کا استعمال کیا بلکہ علمی و ادبی اور تہذیبی و ثقافتی تحریکوں کا بھی سہارا لیا۔ تحریک استشراق جو ابتدائے اسلام سے مسلمانوں کے وجود کو مٹانے کے درپے تھی۔ اس نوآبادیاتی عرصے کے دوران اس کی سرگرمیوں میں وسعت اور تیزی آگئی اور اس نے دیگر علوم اسلامیہ کی طرح سیرت الرسول ﷺ سے مسلمانوں کو بیگانہ کرنے کی کوشش کی۔ نوآبادیاتی تسلط کے دوران استشراقیت نے ایک طرف غیر جانبدار ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے آپ ﷺ کے حُسن اخلاق و کردار کا پرچار کیا تو دوسری طرف تحقیق کی مٹھاس کی صورت میں مسلمانوں کے ذہنوں میں زہر گھولنا شروع کر دیا اور آپ ﷺ کے اخلاق و کردار کے متعلق ایسی باتیں لکھنا شروع کیں جن سے مسلمانوں کے ذہنوں میں تشکیک و شبہات جنم لینے لگے۔ ان لوگوں کی ہرزہ رسانیوں کا جواب دینے کے لیے متعدد سیرت نگاروں نے متعدد مناہج و اسالیب کو اپنایا۔ ان میں سے ایک قرآن سے سیرت کو اخذ کر کے پیش کرنے کا منہج ہے۔ عزۃ دروزہ نے اپنی کتاب ”سیرۃ االرسول صور مقتبسۃ من القرآن الکریم“ میں اسی منہج کو اپنایا ہے۔ کتاب کے تحقیقی و تحلیلی مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چند ملاحظات کے باوجود ” سیرۃ الرسول صور مقتبسۃ من القرآن الکریم“ قرآنی سیرت نگاری پر قدیم اور اہم کتاب ہے جس میں عزۃ دروزہ نے کامیابی کے ساتھ اپنی بحث کو تین بڑے عنوانات ”شخصیۃ النبی“، ”السیرۃ النبویۃ المکی“، ”السیرۃ النبویۃ المدنی“ میں منقسم کیا ہے پھر ان عنوانات کو ذیلی فصول میں منقسم کر کے آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کو بیان کیا ہے۔ قرآن کی ترتیب نزولی پر لکھی گئی یہ کتاب سیرت طیبہ کے تمام پہلوؤں کو بیان کرتی ہیں اور اپنے دعوے قرآن کی بنیاد پر سیرت طیبہ کو پیش کرنے کی تکمیل کرتی ہے۔

[1]http://www.boddunan.com/articles/people-places/55-politicion/5245-izzat-muhammad darwaza.html,dated:12-06-22,6:00p.m.

[2]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul Sūwar Muqtābisah min al-Qur'an al-Karim, P:1/5-10

[3]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul Sūwar Muqtābisah min al-Qur'an al-Karim, P:1/14-86

[4]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul Sūwar Muqtābisah min al-Qur'an al-Karim, P:1/86-90

[5]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul Sūwar Muqtābisah min al-Qur'an al-Karim, P:1/128-234

[6]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul Sūwar Muqtābisah min al-Qur'an al-Karim, P:1/234-304

[7]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul Sūwar Muqtābisah min al-Qur'an al-Karim, P:2/2-8

[8]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul Sūwar Muqtābisah min al-Qur'an al-Karim, P:2/13-48

[9]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul Sūwar Muqtābisah min al-Qur'an al-Karim, P:2/95-120

[10]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul Sūwar Muqtābisah min al-Qur'an al-Karim, P:2/133-164

[11]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul Sūwar Muqtābisah min al-Qur'an al-Karim, P:2/185-207

[12]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul Sūwar Muqtābisah min al-Qur'an al-Karim, P:2/217-262

[13]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul Sūwar Muqtābisah min al-Qur'an al-Karim, P:2/306-373

[14] Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul Sūwar Muqtābisah min al-Qur'an al-Karim, P:50

[*]عزۃ دروزہ نے اپنی کتاب ''عصر النبی'' میں سیرت کے متعلق جدید ذہن میں پیدا ہونے والے شکوک وشبہات، مستشرقین کے سیرت الرسول ﷺ پر بے جا اعتراضات اور کتب تاریخ وسیرت میں مستند کے ساتھ غیر مستند مواد سیرت موجود ہونے جیسے اسباب کو اپنی کتب سیرت (عصر النبی اور سیرت الرسول صور مقبسۃ من القرآن الکریم) کی وجہ تالیف قرار دیا ہے۔

[15]Al-Ahzab: 28-34

[16]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul Sūwar Muqtābisah min al-Qur'an al-Karim, P:1/75

[17]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul Sūwar Muqtābisah min al-Qur'an al-Karim, P:1/12

[18]Al-Bukḥari, Muhammad Bin Ismail, Imam Sahi-al Bukhari, Kitab-al-Sowum, Bab: Wajwab-e-Sowam Ramdan, Raqim-al Ḥadith:2002

[19]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul S$\bar{u}$war Muqt$\bar{a}$bisah min al-Qur'an al-Karim, P:2/55

[20] Al-Termaze, Muhamad Bin Esha, Jam'al-Termaze, Kitab tafseer, Bab: Min al-baqra, Riyad: Dar-al-Islam, 2009, Raqim al- Ḥadith: 3208

[21] Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul S$\bar{u}$war Muqt$\bar{a}$bisah min al-Qur'an al-Karim, P:1/10

[22]- Nisar Ahmad, Dr, 20 Sadi Kay Nisaf Awal Main Sirat Nigari Ka Irtaqa, Mashmoola: Duray Jadeed Main Sirat Nagari Kay Ruḥjanat, Islamabad: Taḥqeeqat Islamia, Islamabad, P:496

[23]- Surah Muhammad: 3

[24]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul S$\bar{u}$war Muqt$\bar{a}$bisah min al-Qur'an al-Karim, P:1/15

[25]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul S$\bar{u}$war Muqt$\bar{a}$bisah min al-Qur'an al-Karim, P:1/88

[26]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul S$\bar{u}$war Muqt$\bar{a}$bisah min al-Qur'an al-Karim, P:2/112

[27]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul S$\bar{u}$war Muqt$\bar{a}$bisah min al-Qur'an al-Karim, P:1/107

[28] S.M Zaman Chesti, Naqush-e-Seerat, Lahore: Progressive Books, 2007, P:149

[29] Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul S$\bar{u}$war Muqt$\bar{a}$bisah min al-Qur'an al-Karim, P:1/142

[30]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul S$\bar{u}$war Muqt$\bar{a}$bisah min al-Qur'an al-Karim, P:1/98

[31]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul S$\bar{u}$war Muqt$\bar{a}$bisah min al-Qur'an al-Karim, P:1/15

[32]Al-Baqarah: 97-99

[33]Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul S$\bar{u}$war Muqt$\bar{a}$bisah min al-Qur'an al-Karim, P:2/175

[34] Darwazah, Muhammad Izzat, Sīrat-al-Rasul S$\bar{u}$war Muqt$\bar{a}$bisah min al-Qur'an al-Karim, P:2/201

[35] Ahmad Bin Ḥanbal, Imam, Musnad Ahmad, Bairut: Dar-al Kutab, ND, P:39/210

[36] Daryabadi, Sirat-e-Nabawi Qur'ani (Khutbate-e-Majidi) Karachi: Majlies-e-Nashrīy$\bar{a}$t-e-Islam, 1999, P:4

[37]Farooq Hamada, Al-Daktoor, Masadir Al-Sirah Al-Nabwiya wa Taqwemuha (Damishq: Dar al Qalam), P:51

[38] Farooq Hamada, Al-Daktoor, Masadir Al-Sirah Al-Nabwiya wa Taqwemuha, P:52

[39] Farooq Hamada, Al-Daktoor, Masadir Al-Sirah Al-Nabwiya wa Taqwemuha, P:51

[40] Farooq Hamada, Al-Daktoor, Masadir Al-Sirah Al-Nabwiya wa Taqwemuha, P:51